ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 26 فروری 1953

بڈوستیانارائناودیگراں

بنام

کونڈوروونکٹپیاودیگراں

[مہرچند مہاجن اور ایس آرداس جسٹس صاحبان]

انعام عطیہ-گمشدہ عطیہ کا مفروضہ-جب اُجاگر ہوتا ہے-آیا عطیہ صرف میلوارم کی ہو یا خود زمین کی-عطیہ کی تعمیر-بیدخلی کے لیے مقدمہ-ارچکوں کے حقوق۔

اگرچہ بعض حالات میں کسی جائز حق کے ماخذ کا مفروضہ اس بات کی حمایت میں کیا جاسکتا ہے کہ وہ طویل عرصے تک اور خاموشی سے ان حقوق کی حمایت کرسکے جہاں لقب کا کوئی حقیقی ثبوت سامنے نہیں آتا، لیکن یہ مفروضہ اس صورت میں نہیں لگایا جاسکتا جب اس کی نوعیت اور ان افراد کے بارے میں کافی ثبوت اور ٹھوس ثبوت موجود ہوں جنہیں یہ دیا گیا تھا۔

انعام عطیہ کے معاملے میں، محض یہ حقیقت کہ ان ایم رجسٹر میں بطور تشخیص دکھائی گئی رقم انعام کے بیان میں "انعام سے آمدنی" کے عنوان کے تحت دکھائی گئی رقم کے برابر تھی، اس نتیجے پر نہیں پہنچتی کہ عطیہ میں صرف میلورم حقوق شامل ہیں نہ کہ خود زمین۔

اگرچہ کسی مندر سے متعلق اسکیم وضع کرنے کی کارروائی میں ارچکوں کے دعووں کو، اخلاقی لیکن قانونی نہیں، مدنظر رکھنا اور ان کے مفادات کے تحفظ کے لیے کچھ التزام کرنا جائز ہوسکتا ہے، اس طرح کے تحفظات حق کے ثبوت پر ارچکوں کو نکالنے کے مقدمے میں جگہ سے باہر ہیں، خاص طور پر جب وہ کوئی منفی حق قائم کرتے ہیں اور مندر کے حق سے انکار کرتے ہیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

[ان حقائق پر ان کے عزت ماب کا مؤقف تھا کہ (i) اس بات کے واضح ثبوت موجود ہیں کہ زیر بحث انعام دینے والے نے مندر کے حق میں دیا تھا اور یہ کہ عطیہ کی نوعیت کے بارے میں اس قطعی ثبوت کے باوجود مندر کے ارچکوں کے حق میں کھوئی ہوئی عطیہ کا کوئی مفروضہ نہیں بنایا جا سکتا؛ اور (ii) یہ کہ عطیہ صرف زمین کی تھی نہ کہ میلورم کے حقوق کی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 121، سال 1951۔

مدراس میں نظام عدلیہ کی عدالت عالیہ کے 15 دسمبر 1948 کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل نمبر 474، سال 1945 جو 3 یکم جولائی 1945 کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہوتی ہے، اصل مقدمہ نمبر 24، سال 1944 میں تینالی کے ماتحت جج کی عدالت۔

ایم سی سیتلواڈ، اٹارنی جنرل برائے ہندوستان، (این سبرامنیم اور کے آر چودھری، ان کے ساتھ) اپیل گزاروں کی طرف سے۔

جواب دہندگان کے لیے کے ایس کرشنا سوامی آئینگر (ایم شیشا چلپتی، ان کے ساتھ)۔

26.1953 فروری۔ عدالت کا فیصلہ جسٹس داس نے سنایا۔

یہ اپیل تقریبا 93 ایکڑ اور 33 سینٹ کی کچھ غیر منقولہ جائیدادوں کے قبضے کی وصولی کے مقدمے سے پیدا ہوتی ہے جو زیادہ مکمل اور خاص طور پر بیان کی گئی ہیں اور شکایت کے گوشوارہ A میں بیان کی گئی ہیں۔ یہ مقدمہ مدعا علیہ نمبر 1، کونڈورو وینکٹپیا نے 15 جولائی 1942 کو حکومت کی طرف سے مقرر کردہ ایگزیکٹو آفیسر کی حیثیت سے، ڈونیپوڈی کی بستی، کوٹیپالے میں واقع سری سوماشیکھر سوامی مندر کے سلسلے میں، جو 26 اکتوبر 1939 کو نوٹیفائی کیا گیا تھا، مدراس ہندو مذہبی او قاف ایکٹ (ایکٹ II، سال 1927) کے باب VIA کی توضیعات کے تحت قائم کیا تھا۔ یہ مقدمہ صِیغۂ مُفلِسی میں قائم کیا گیا تھا۔ مدعا علیہان کو بے دخل کرنے کا دعوی اس الزام پر قائم کیا گیا تھا کہ یہ جائیدادیں مندر کی تھیں، جو 1770 عیسوی میں راجپور کے اس وقت کے زمیندار جنگنا راؤ کی طرف سے انعام

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عطیہ کے ذریعے دی گئی تھیں، کہ مدعاعلیہان 1 سے 16 اور ان کے پیشرو ارچکا تھے جو نتیہ نیویدیہ دیپرادھنا کی خدمات انجام دے رہے تھے اور اس طرح مندر کے لیے اور اس کی طرف سے جائیدادوں کے قبضے میں تھے اور مدعاعلیہان 17 سے 43 ارچکوں کے تحت پٹہ پر تھے اور یہ کہ مدعاعلیہان 1 سے 16 غلط طریقے سے جائیدادوں کو اپنا قرار دے رہے تھے اور دیگر مدعاعلیہان نے جائیدادوں کے کچھ حصوں کو اپنے پٹہ پر لینے کا دعوی کیا تھا۔ مدعی نے مدعاعلیہان کو مندر کے ایگزیکٹو آفیسر کی حیثیت سے مدعی کو مقدمے کی جائیدادوں پر قبضہ کرنے کے لیے رجسٹرڈ نوٹس دینے کے بعد یہ مقدمہ دائر کیا لیکن مدعا علیہان اس طرح کے نوٹس کے باوجود اس طرح کے قبضے میں برقرار تھے۔ مدعاعلیہان نے مختلف تنازعات اور مسائل کو اٹھاتے ہوئے تحریری بیانات دائر کیے جن کا حوالہ دینا اب ضروری نہیں ہے۔ فاضل ماتحت جج نے 31 جولائی 1945 کے اپنے فیصلے کے ذریعے مدعی کے مقدمے کو منظور کیا۔ کچھ مدعاعلیہان نے عدالت عالیہ میں اپیل کو ترجیح دی لیکن عدالت عالیہ نے اسے مسترد کر دیا۔ ان مدعاعلیہان نے وفاقی عدالت میں اپیل کرنے کے لیے عدالت عالیہ سے اجازت حاصل کی اور وہ اپیل اب ہمارے سامنے سماعت کے لیے آئی ہے۔

عدالت عالیہ کے سامنے ہمارے سامنے جو صرف دو نکات اٹھائے گئے تھے وہ یہ ہیں کہ (1) آیا انعام عطیہ مندر کے حق میں دی گئی تھی یا آیا عطیہ ارچکوں کے حق میں دی گئی تھی جس پر خدمات کے فرائض کا بوجھ تھا، اور (2) عطیہ وصول کنندہ کو کیا حق دیا گیا تھا- آیا وہ خود زمین کی عطیہ ہو یا جائیدادوں میں صرف میلورم سود کا۔

ری 1.---فاضل اٹارنی جنرل کی طرف سے اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ چونکہ مدعا علیہان اور ان کے پیشرو قدیم زمانے سے جائیدادوں کے قبضے میں رہے ہیں، اس لیے یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ ان کی ملکیت ان کو دیے گئے کسی قانونی حق سے ہوئی ہے۔ مختصرا، دلیل، جو کئی عدالتی فیصلوں پر مبنی ہے، یہ ہے کہ اس معاملے میں کھوئی ہوئی عطیہ کا اصول ارچکوں کے حق میں لاگو کیا جانا چاہیے جو ڈیڑھ صدی سے زیادہ عرصے سے خاموش قبضے میں ہیں۔ حکام پر، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کچھ حالات میں کسی جائز حق میں اصل کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مفروضہ ملکیت کے حقوق کی حمایت کرنے کے لیے بنایا جاسکتا ہے جو طویل اور خاموشی سے حاصل کیے جاتے ہیں جہاں حق کا کوئی حقیقی ثبوت سامنے نہیں آتا ہے لیکن یہ اتنا ہی اچھی طرح سے قائم ہے کہ یہ مفروضہ وہاں نہیں بنایا جاسکتا جہاں عطیہ کی نوعیت اور ان افراد کے بارے میں کافی ثبوت اور قائل کرنے والا ثبوت موجود ہو جن کو یہ دیا گیا تھا۔ یہ سچ ہے کہ اصل عطیہ آنے والی نہیں ہے لیکن شواہد کی طرف رخ کرتے ہوئے ہمیں دو دستاویزات ملتی ہیں جو ہمیں حق کے سوال پر فیصلہ کن معلوم ہوتی ہیں۔ پہلا نمائش P/3 ہے، جو انعام رجسٹر، سال 1860 میں متعلقہ اندراجات کی ایک کاپی ہے۔ یہ انعام رجسٹر انعام کے ڈپٹی کلکٹر کی طرف سے کی گئی پوچھ گچھ کے بعد تیار کیا گیا تھا اور اس وقت کے ارچکوں کی طرف سے پیش کردہ بیانات کو رجسٹر تیار کرنے کے لیے مدنظر رکھا گیا تھا۔ انعام کے ڈپٹی کلکٹر کے سامنے اس وقت کے ارچکوں کی طرف سے دائر کردہ بیان کی کاپی اس معاملے میں نمائش D/3 کے طور پر نمائش میں رکھی گئی تھی۔ انعام رجسٹر (نمائش P/3) میں عام عنوان "کلاس کی حد اور انعام کی قیمت" کے تحت گروپ کیے گئے کئی کالموں کے تحت اس انعام کو کالم 2 میں دیودیام کے طور پر درجہ بند کیا گیا ہے۔ کالم 3 میں سروے نمبروں کو لفظ 'خشک' کے ساتھ ترتیب دیا گیا ہے جو سروے نمبروں میں شامل زمین کی نوعیت کی نشاندہی کرتا ہے۔ علاقوں کو کالم 5 میں بیان کیا گیا ہے۔ کالم 7 کا عنوان ہے "جہاں کوئی معائنہ نہیں کیا گیا ہے اور حکومت کی طرف سے کوئی تشخیص طے نہیں کی گئی ہے، ریوت کی طرف سے انعامدار کو ادا کردہ محصول خراج، یا اسی طرح کی سرکاری زمین کی اوسط تشخیص کالم (7) میں درج کی جانی چاہیے۔" اس عنوان کے تحت تین معائنہ نمبروں کے مقابلے میں متعلقہ تشخیص کی رقم مقرر کی گئی ہے جس کی کل مالیت 9-13-198 روپے ہے۔ اس کے بعد ہم کالموں کے اگلے گروپ کو عام عنوان "تفصیل، مدت کار اور انعام کی حمایت میں دستاویزات" کے تحت منتقل کرتے ہیں۔ کالم 8 کے تحت 'انعام کی تفصیل' تبصرہ درج کیا گیا ہے "ایک پگوڈا کی حمایت کے لیے۔ اب اوپر رکھا گیا ہے "کالم 9 میں اندراج سے پتہ چلتا ہے کہ انعام ٹیکس سے پاک تھا، یعنی سرودمبالا۔ کالم 10 کے تحت "موروثی، صرف زندگی کے لیے یا دو یا زیادہ زندگیوں کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

لیے غیر مشروط "کا ذکر "مستقل" کیا گیا ہے۔ کالم 11 میں بتائے گئے عطیہ رکا نام جنگنا راؤ ہے اور عطیہ کا سال فاصلی 1179، 1770 عیسوی ہے۔ کالم 13 میں مندر کا نام اصل عطیہ کے طور پر دیا گیا ہے۔ مندر کا نام اور مندر کا مقام بھی کالم 16 اور 17 کے تحت بیان کیا گیا ہے۔ اب 1859-60 سری سوما شیکھر سوامی ورو میں منعقدہ انعام جانچ کے دوران اس وقت کے ارچکوں کی طرف سے لکھے اور دائر کیے گئے بیان نمائش D/3 کی طرف رخ کرتے ہوئے انعامدار اور موجودہ وصول کنندہ کے نام کے طور پر دیا گیا ہے۔ مندر کا نام بھی کالم 3، 5، 6 اور 12 کے نیچے دیا گیا ہے۔ "انعام سے حاصل ہونے والی آمدنی چاہے وہ سرود مبالا ہو یا جوڑی "عنوان کے تحت۔ اگر جوڑی رقم "کالم 13 میں بیان کیا گیا ہے" پڑوس کے کھیتوں میں رائج قیمت کے مطابق سیسٹ 1-3-266 روپے ہے "۔ اس بیان (نمائش D/3) پر کرناموں اور گواہوں کے دستخط ہیں۔ یہ بات نوٹ کی جائے گی کہ نہ تو انعام رجسٹر نمائش P/3 میں اور نہ ہی بیان D/3 میں ارچکوں کا کوئی ذکر ہے کہ وہ عطیہ دینے والے ہیں یا اس معاملے میں، چاہے وہ ذاتی ہوں یا کسی اور طرح سے، انعام عطیہ کے موضوع میں کم سے کم دلچسپی رکھتے ہیں۔ یہ دونوں نمائشیں واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ انعام کی عطیہ دینے والے نے مندر کے حق میں دی تھی اور اس واضح ثبوت اور عطیہ کی نوعیت کے ثبوت کے پیش نظر، ارچکوں کے حق میں گم شدہ عطیہ کا کوئی مفروضہ نہیں بنایا جا سکتا ہے۔ لہٰذا ہم ہائی کورٹ کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دیوتا عطیہ دینے والے تھے اور ہمارے سامنے اٹھائے گئے پہلے سوال کا جواب اپیل کنندگان کے خلاف دیا جانا چاہیے۔

ری 2۔--فاضل اٹارنی جنرل اگلا دعوی کرتا ہے کہ، یہ فرض کرتے ہوئے کہ انعام عطیہ مندر کے حق میں دی قابل تھی، یہ صرف میلورم سود کی عطیہ تھی اور یہ کہ ارچکوں کو جن کے پاس کڈیورم کے حقوق ہیں انہیں بیدخل نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اپیل نمبر 213، سال 1942 (بورڈ آف کمشنرز برائے ہندو مذہبی اوقاف، مدراس بنام پرسارام ویرراگھوچاریولو و دیگراں) میں مدراس عدالت عالیہ کے ایک غیر رپورٹ شدہ فیصلے پر سختی سے انحصار کرتا ہے جہاں یہ منعقد کیا گیا تھا:--

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

"انعام تصفیے کے ریکارڈ میں واقعی اس عطیہ کی قطعی حد کے بارے میں صرف ایک واضح اشارہ موجود ہے۔ انعام جانچ، نمائش پنجم کا بیان، جس پر انعام کمشنر کا فیصلہ غالبا مبنی تھا، "انعام سر ود مبالا سے حاصل ہونے والی آمدنی" کے عنوان سے ایک کالم پر مشتمل ہے اور اس کالم میں ہمیں اندراج "14 روپے سر ود مبلا" ملتا ہے۔ ظاہری طور پر یہ اندراج ظاہر کرتا ہے کہ انعام کی آمدنی تمام اخراجات کے بغیر 14 روپے تھی ۔ تاہم، انعام رجسٹر، نمائش IV سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ 16-97 ایکڑ کے استفادہ پر انعام کا تخمینہ بھی 14 روپے ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انعام کی حد تشخیص کی رقم تھی۔

****

لہذا ایسا لگتا ہے کہ فیصلہ نمائش V کے بیان پر منحصر ہونا چاہیے کہ انعام کی آمدنی 14 روپے پر مشتمل ہے۔ نمائش IV میں بیان کے ساتھ پڑھیں کہ زمین پر تشخیص بھی 14 روپے میں آتی ہے۔ ان مواد پر ہم فاضل ضلع جج کے نتائج کی تصدیق کرتے ہیں، حالانکہ ہم اس کی استدلال کو قبول نہیں کرتے، اور یہ مانتے ہیں کہ عطیہ صرف میلورام کی عطیہ ہے۔"

اس مقدمے کے حقائق ہمیں موجودہ مقدمے کے حقائق سے مختلف نظر آتے ہیں۔ اس معاملے میں ارچکوں کے پاس انعام کی عطیہ سے پہلے سے ہی کڈیورم کے حقوق پائے گئے تھے۔ اس معاملے میں دائر انعام رجسٹر اور انعام سٹیٹمنٹ کی کاپیوں میں ارچکوں کو انعام یافتہ اور انعام عطیہ کے موجودہ وصول کنندگان کے طور پر دکھایا گیا تھا اور انعام رجسٹر کے کالم 2 میں عنوان کے تحت دکھائی گئی رقم جیسا کہ تشخیص انعام سٹیٹمنٹ کے کالم 3 کے تحت "انعام سے حاصل ہونے والی آمدنی" کے عنوان کے تحت دکھائی گئی رقم کے برابر تھی۔ ہمارے سامنے موجود معاملے میں آرچکوں کا کہیں بھی نمائش P/3 یا نمائش D/3 میں ذکر نہیں کیا گیا ہے، اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ ان کے پاس کڈیورم حقوق کا کوئی حق تھا اور آخر میں انعام رجسٹر کے کالم 7 کے تحت دکھائی گئی تشخیص کی رقم، نمائش P/3، 9-13-198 روپے ہے۔، جبکہ انعام سے حاصل ہونے والی آمدنی کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

طور پر دکھائی گئی رقم جیسا کہ انعام بیان کے کالم 13 میں دکھایا گیا ہے، نمائش D/3، 1-3-266 روپے ہے۔ امتیاز کے ان نکات کے علاوہ فاضل اٹارنی جنرل کے ذریعے جس فیصلے پر بھروسہ کیا گیا ہے وہ ہمیں مشکوک اختیار کا حامل معلوم ہوتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کردہ حصوں سے ظاہر ہوگا، فیصلہ بنیادی طور پر، اگر مکمل طور پر نہیں تو، اس حقیقت پر مبنی تھا کہ تشخیص کی رقم اور آمدنی کی رقم یکساں تھی اور یہ نتیجہ اخذ کیا گیا تھا کہ انعام عطیہ صرف محصولات کی تشخیص یعنی میلورم حقوق پر مشتمل ہے۔ ہم استدلال کی پیروی کرنے سے قاصر ہیں۔ چاہے انعام خود زمین پر مشتمل ہو، یعنی میلورم اور کڈیورم دونوں حقوق یا صرف میلورم حقوق، اندراجات انعام رجسٹر میں ایک ہی شکل میں کیے جانے تھے اور یہاں تک کہ زمین کی عطیہ کی صورت میں بھی دونوں حقوق پر مشتمل تشخیص کی رقم انعام رجسٹر کے کالم 7 کے تحت مقرر کی جانی تھی کیونکہ اس کے لیے یہ تجویز نہیں کیا جاتا ہے کہ ایک مختلف شکل استعمال کی جانی چاہیے جہاں عطیہ دونوں حقوق پر مشتمل ہو۔ اس لیے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ انعام عطیہ میں صرف میلورام حقوق شامل ہیں، اس بات کا اندازہ اس حقیقت سے نہیں لگایا جا سکتا کہ کالم 7 کے تحت صرف تشخیص کی رقم متعین کی قابل ہے، اور اس لیے جس استدلال پر عالم اٹارنی جنرل نے فیصلہ کیا تھا، اس کی تائید درست نہیں کی جا سکتی۔ درحقیقت، اس فیصلے سے مدراس عدالت عالیہ کی ایک اور بنچ نے یلاما نچلی وینکٹادری و دیگر بنام ویدانتم سیشاچاریولو و دیگر اں([1]) میں اختلاف کیا ہے۔ موجودہ معاملے میں عدالت عالیہ، ہماری رائے میں، اوپر بیان کردہ غیر رپورٹ شدہ فیصلے کے بجائے آخری مذکور فیصلے کو ترجیح دینے میں واضح طور پر درست تھی۔ نمائش P/3 اور نمائش D/3 میں مختلف کالموں کے تحت مختلف اندراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس موقف سے بچنا ممکن نہیں ہے کہ مندر کے حق میں یہ انعام زمین میں دونوں مفادات پر مشتمل ہے۔

فاضل اٹارنی جنرل کی طرف سے یہ دلیل پیش کرنے کی کوشش کی گئی کہ عطیہ رجنگنا راؤ صرف ریونیو کا کلکٹر ہے اور اس طرح وہ اس سے زیادہ رقم نہیں دے سکتا جو اسے ملی تھی۔ گورڈن میکنزی نے کیسٹنا ڈسٹرکٹ مینوئل کا حوالہ دیا تھا لیکن ایسا لگتا ہے کہ اس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میں جس شخص کا ذکر کیا گیا ہے وہ وہی عطیہ رنہیں تھا جس کا اس معاملے میں ہمارا تعلق ہے اور اس نکتے کی پیروی نہیں کی گئی تھی اور اس کے بارے میں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

آخر میں، فاضل اٹارنی جنرل پیش کرتا ہے کہ یہ ارچکا جو قدیم زمانے سے نسل در نسل وفاداری سے خدمات انجام دے رہے تھے، انہیں منصفانہ طور پر پوری زمینوں سے بے دخل نہیں کیا جانا چاہیے اور انہیں زمینوں کے قبضے میں رہنے کی اجازت دی جانی چاہیے اور انہیں خدمات کے اخراجات اور مناسب معاوضے کو اپنے لیے استعمال کرنے کی اجازت دی جانی چاہیے اور باقی آمدنی مندر کو اس کی ملکیت کے طور پر دی جانی چاہیے۔ مدراس ہائی کورٹ کے اپیل نمبر 218، سال 1946 میں ڈانڈی بھوٹلا کٹمبا سسٹر ولو بمقابلہ کونتھراپو وینکٹلنگم کے دو غیر رپورٹ شدہ فیصلوں کا حوالہ دیا گیا تھا، اور اپیل نمبر 709، سال 1944 میں، بڈوستیہ نارائن بمقابلہ دساری بٹچیا، شری ملیشور سومی ورو مندر، چائنا پولیورم کے ایگزیکٹیو آفیسر کا حوالہ دیا گیا تھا۔ مندر سے متعلق اسکیم کی تشکیل کی کارروائی میں ارچکوں کے دعووں کو، اگر قانونی نہیں تو اخلاقی طور پر، مد نظر رکھنا اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے کچھ التزام کرنا جائز ہو سکتا ہے، لیکن ہمیں ایسا لگتا ہے کہ وہ تحفظات ملکیت کے ثبوت پر خارج کرنے کے مقدمے میں مکمل طور پر غیر مناسب ہیں۔ اگر دونوں فیصلے متعین کرتے ہیں، جیسا کہ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ وہ کرتے ہیں، کہ وہ اصول جن کا کسی اسکیم کی تشکیل کے لیے یا اسکیم کو نافذ کرنے کے لیے کارروائی پر اثر پڑ سکتا ہے، اس کا اطلاق اس قسم کے معاملے پر ہو سکتا ہے جو اب ہمارے سامنے ہے تو ہمارے لیے انہیں اختیار پر یا اصولی طور پر برقرار رکھنا مشکل ہو گا۔ مزید یہ کہ اس مقدمے کے ریکارڈ پر پیش ہونے والے ارچکا کے مدعا علیہان کا طرز عمل کیا ہے؟ اگرچہ وہ ارچکا ہیں لیکن انہوں نے اصل میں انعام میں اپنے پیشروؤں کے ایماندارانہ اعتراف کے پیش نظر ایک منفی حق کا دعوی کیا، جو انعام کے بیان نمائش D-3 میں کیا گیا ہے۔ اس طرح کے طرز عمل کو مساوات پر مبنی کسی بھی دعوے سے انہیں محروم کرنے کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس عدالت میں دائر مقدمے کے ان کے موجودہ بیان کے پیراگراف 7 میں پہلی بار

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جو وضاحت پیش کی گئی ہے اس میں انعام جانچ کے وقت ان کے پیشروؤں کی طرف سے جائیداد پر دعوے کی عدم موجودگی کی وضاحت کی گئی ہے، یعنی اگما شاستر کے حکم کردہ دیوتا کا احترام بالکل بھی قابل اعتماد نہیں ہے۔ مزید بر آں، اس طرح کی مساوی راحت دینے کا انحصار حقیقت کے سوالات پر ہونا چاہیے، یعنی جائیداد کی آمدنی، خدمات کے لیے معقول اخراجات اور معاوضے، ان کے ذریعے اس سارے وقت میں مختص کی گئی رقوم وغیرہ جن کی تحقیقات نہیں کی گئی ہے۔ اس معاملے میں، کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ مساوی راحت کے اس سوال کو اپنا مقابلہ ہارنے کے بعد آخری حربے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ مقدمے کے حالات میں ارچکوں کو کوئی رعایت دکھائی جانی چاہیے چاہے عدالت کے لیے اس تفصیل کے مقدمے میں اس طرح کی راحت دینا جائز ہو۔

اس لیے نتیجہ یہ ہے کہ یہ اپیل ناکام ہونی چاہیے اور اسی کے مطابق اخراجات کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: ایس سبرامنیم۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: ایم ایس کے آئینگر۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document